کا انداز بحث تحقیقی اور سائنٹفک ہے۔

مسئلہ انتخابات اور مسلمانانِ ہند (حصہ اول) از مولانا ابواللیث صاحب اصلاحی۔ شائع کردہ: مکتبہ جماعت اسلامی ہند۔ رام پور۔ یوپی۔ قیمت ۱۲/ار

انڈیا کے مسلمان ذہنی لحاظ سے جس پریشانی میں مبتلا ہیں وہ ظاہر و باہر ہے؛ لیکن دورِ آزادی کے پہلے انتخاب کی آمد پر تو قوم کی قوم بری طرح بے لنگر کا جہاز ثابت ہوئی۔ کچھ خوف، کچھ مایوسی، کچھ بے تدبیری اور کچھ خود ناشناسی کے زیرِ اثر جس کا جدھر رخ ہو گیا، اس نے قبلۂ مقصود بھی اُدھر کو سمجھ لیا۔ اور کسی کو یاد نہ آیا کہ ہم کس انقلابی مشن کے لیے اٹھائے گئے تھے اور وہ مشن اس انتخاب کے بارے میں ہمارے لیے خود ایک موقف طے کرتا ہے۔ عام لوگ تو غیر سیاسی رہنما تک اور سیاسی رہنما تو کیا خالص دینی اکابر تک آزمائش کے اس موقع پر بہت ناکام ثابت ہوئے۔ کسی نے سوشلسٹ اور کمیونسٹ کیمپ کی طرف دعوت دی، کسی نے کانگرس کی وکالت کی اور کسی نے ہندو مہا سبھا اور جن سنگھ تک کا دامن تھامنے کا مشورہ دیا۔ اس طوفانی فضا میں جبکہ بڑے بڑوں کے حواس بجا نہ رہے، ہندوستان کی جماعت اسلامی کے امیر مولینا ابواللیث اصلاحی نے مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کے لیے ایک طویل مقالہ لکھا جو ہندوستان کے بعض جرائد میں بالاقساط شائع ہوا۔ یہی مقالہ کتابی شکل میں ہمارے سامنے ہے۔ اس میں مسلمانوں کے مختلف گروہوں اور ان کے مشیرانِ کرام کے غلط طرزِ فکر پر تنقید ہی نہیں کی گئی بلکہ ایک سیکولر نظام کے انتخابات کے بارے میں ٹھیک اسلامی موقف کو بھی جراَت مندی سے بیان کیا گیا ہے۔

مسلمانانِ ہند کے لیے لائحۂ عمل از: مولینا ابواللیث صاحب اصلاحی۔ شائع کردہ: مکتبہ جماعتِ اسلامی ہند، رام پور، یوپی۔ قیمت مجلد مع رنگین گردپوش ۳/ر

"مسئلہ انتخابات اور مسلمانانِ ہند" میں مولینا ابواللیث نے جماعت اسلامی ہند کا نقطۂ نظر پیش کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ مشورہ دیا تھا کہ وہ ایک سیکولر نظام کے انتخابات سے بالکل علیحدہ رہیں۔ اس مشورہ کے بعد قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ پھر وہ کریں کیا؟ محض علیحدگی تو کوئی پروگرام